32678- تجارتی زمین میں حصہ دار زکاۃ کس طرح ادا کرے ؟

سوال

میں نے زمین میں کچھ رقم کا حصہ ڈالا ہے، اور ممکن ہے حصہ کی یہ مدت لمبی ہوجائے، جب سال مکمل ہو تو زکاۃ کس طرح ادا کی جائے گی ؟

پسندیدہ جواب

تجارتی سامان (زمین وغیرہ) پر زکاۃ واجب ہے، جب سے اس نے فروخت کے لیے تیار کی ہو اس وقت سے اس پر سال مکمل ہوجائے تو اس کی زکاۃ دینا ہوگی، اور اس کی زکاۃ کا حساب اس طرح ہوگا کہ وہ سال مکمل ہونے پر اس کی قیمت لگائے اور اس قیمت میں سے اڑھائی فیصد زکاۃ نکال دے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے :

خرید و فروخت کے لیے تیار کردہ زمین پر زکاۃ واجب ہے؛ کیونکہ یہ تجارتی سامان میں سے ہے، اور کتاب و سنت میں زکاۃ کے وجوب کے عموم میں شامل ہے.

ان دلائل میں فرمان باری تعالی ہے :

.{ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لو، اس سے آپ انہیں پاک کرینگے اور انہیں پاکیزہ بنائیں گے}.

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی زکاۃ دینے کا حکم دیتے جو ہم نے فروخت کے لیے تیار کی ہوتی"

اسے ابوداود رحمہ اللہ نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

اور جمہور اہل علم کا قول یہی ہے، جو کہ حق ہے.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (9/331).

اس میں کوئی فرق نہیں کہ زکاۃ ادا کرنے والی کی ملکیت میں ساری زمین ہو یا پھر وہ اس میں حصہ دار ہو، جیسا کہ حصص میں ہوتا ہے.

اور دوسرے فتوی میں کمیٹی کے علماء کرام کہتے ہیں :

حصہ داری کے ذریعہ ملکیت میں آنے والی زمین کی زکاۃ کے متعلق دریافت کیا گیا کہ آیا اس کا حکم تجارتی سامان جیسا ہے، یا کہ ثابت اور مستقل جائداد کا ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

جب کوئی شخص کسی جائداد کا مالک تجارت کی نیت سے مالک بنے چاہے وہ جائداد مشترکہ ہو یا اس کی مکمل ملکیت تو اس کا حکم تجارتی سامان کا ہے، جب وہ نصاب تک پہنچے اور ملکیت میں آنے کے بعد سال مکمل ہو جائے تو اس کی قیمت میں زکاۃ واجب ہو گی.

اور قیمت معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سال مکمل ہونے کے بعد تجربہ کار لوگوں سے اس کی قیمت لگوائی جائے.

واللہ تعالی اعلم.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (326/9).

واللہ اعلم.